Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈیکلیئرڈ نمبر اپیل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ مرتبہ ... عسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :- الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½

یوم یک شنبہ

فی پرچہ ۱/

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ

جلد ۷/۴۲ | ۴ صلح ۱۳۳۲ ہش | ۴ جنوری ۱۹۵۳ء | نمبر ۴

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

پردے جو تھے ہٹائے اندر کی راہ دکھائے
دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے

وہ یار لامکانی وہ دلبر نہانی
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے

حق سے جو حکم آئے اسنے وہ کر دکھائے
جو راز تھے بتائے نعم العطا یہی ہے

(درثمین)

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم جنوری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی لاتوں کا درد اب کم ہے۔ لیکن گلے میں کسی قدر خراش اور کمر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں :

لاہور ۳ر جنوری ۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت آج بھی خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں :

—— تہران ۳ر جنوری۔ کل امریکہ کے سفیر متعینہ طہران مسٹر ہینڈرسن نے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق سے ملاقات کی

پاکستان افغانستان جانے کیلئے ہندوستانی ہوائی جہازوں کو راستہ دے دیگا۔

دونوں ممالک ہوائی راستہ کے تعین پر متفق ہو گئے

نئی دہلی ۳ر جنوری۔ نئی دہلی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان دونوں ملکوں کے ہوابازی کے افسر ہندوستان سے افغانستان جانے والے ہوائی راستہ کے متعلق عارضی حل پر متفق ہو گئے ہیں۔ اس معاہدہ کے تحت پاکستان کی طرف سے دہلی سے قندھار تک ہندوستانی ہوائی جہازوں کو پاکستانی علاقہ پر ایک ایسا راستہ دے دیا جائے گا جس پر وہ بے روک ٹوک سفر کر سکیں گے۔ —— پچھلے دنوں اس معاملہ پر غور کرنے کے لئے کراچی میں دونوں ملکوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ جو بین الاقوامی ہوابازی کے ایاٹ ادارے کی طرف سے کرائی گئی تھی

ڈیموکریٹک پارٹی کی طرف سے ری پبلکن پارٹی کو انتقال اختیارات

واشنگٹن ۳ر جنوری ۔ آج رات واشنگٹن میں امریکی کانگرس کا ۸۳ واں جلسہ شروع ہو رہا ہے۔ اس اجلاس میں ری پبلکن پارٹی باضابطہ طور پر ڈیموکریٹک پارٹی سے اختیارات حاصل کرے گی۔ اس کے بعد کانگریس ایک طویل ایجنڈے پر غور کرے گی جس میں مختلف اہم ملکی اور غیر ملکی مسائل زیر بحث آئیں گے یہ امر قابل ذکر ہے کہ ری پبلکن پارٹی کو دونوں ایوانوں میں بہت معمولی اکثریت حاصل ہے۔

مسافر گاڑی دریا میں گرگئی

سیئول ۳ر جنوری۔ کوریا میں سیئول کے قریب ایک مسافر گاڑی دریا میں گر گئی۔ جس کی وجہ سے جنوبی کوریا کے ۲۴ فوجی ہلاک اور ۲۳ بری طرح زخمی ہو گئے

مصر کے وزیر خارجہ اور برطانوی سفیر کے درمیان ملاقات

قاہرہ ۳ر جنوری۔ آج قاہرہ میں برطانوی سفیر سر رالف سٹیونسن نے مصر کے وزیر خارجہ محمود فوزی سے ملاقات کی۔ خیال ہے کہ برطانوی سفیر کل یا پرسوں وزیر اعظم جنرل نجیب سے ملاقات کریں گے۔ اے ۔ پی ۔ اے ۔ ام

ہم دونوں نے مصر کے اس فوجی افسر کے بیان پر تبادلہ خیالات کیا کہ اگر برطانوی فوجوں نے نہر سویز کا علاقہ خالی نہ کیا تو ممکن ہے کہ چھاپہ مار دستے جنگ شروع کر دیں۔

برازیل میں نسلی امتیاز جرم قرار دے دیا گیا

برازیل کے ایوان نائبین نے ایک قانون پاس کیا ہے جس کے تحت نسلی امتیاز کو جرم قرار دے دیا گیا ہے۔ یہ قدم خاص کر ہوٹلوں اور تفریح گاہوں میں بڑھتے ہوئے امتیازات کو دور کرنے کے لئے اٹھایا گیا ہے :

برطانوی شہری کے چھرا گھونپ دیا گیا

قاہرہ ۳ر جنوری ۔ آج نہر سویز کے علاقہ میں متعین برطانوی فوج کے ایک ترجمان نے بتایا کہ کل رات اسماعیلیہ میں ایک برطانوی شہری کے چھرا گھونپ دیا گیا۔

جنوبی امریکہ کے ملکوں کی سپین سے درخواست

اقوام متحدہ ۳ر جنوری۔ جنوبی امریکہ کے آٹھ ملکوں نے سپین سے کہا ہے۔ کہ وہ اقوام متحدہ میں داخلہ کے لئے باضابطہ طور پر درخواست دے دے۔

سرحد اسمبلی کا بجٹ سیشن ۵ مارچ سے شروع ہوگا

پشاور ۳ر جنوری ۔ اعلان کیا گیا ہے کہ صوبہ سرحد کی قانون ساز اسمبلی کا بجٹ سیشن ۵ مارچ کو شروع ہوگا۔ اور بیس دن تک جاری رہے گا۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلے خان عبدالقیوم خان جو وزیر خزانہ بھی ہیں ۱۰ مارچ کو نئے سال کا بجٹ پیش کریں گے۔ بجٹ میں تعلیم کے لئے بہت بڑی رقم رکھی جائے گی۔ کیونکہ مڈل تک تعلیم مفت قرار دے دیئے جانے کی وجہ سے وہاں تعلیم کا کافی چرچا ہو چکا ہے۔

جنوبی افریقہ میں پریس کی آزادی مفقود ہے

کیپ ٹاؤن ۳ر جنوری۔ جنوبی افریقہ کے ایک روزنامہ سٹار کے ایڈیٹر نے لکھا ہے کہ اخبارات کی تنقید کو حکومت سخت برہمی کی نظر سے دیکھتی ہے۔ بظاہر اخبارات کو اپنا نقطہ نظر آزادی سے پیش کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن دراصل ان کی اشاعت پر اس قسم کی پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں۔ کہ سوائے کمیونسٹ ملکوں کے اخبارات کے ایسی پابندیاں اور کسی ملک میں عائد نہیں :

سوا لاکھ امریکی ملازموں کو برطرف کر دیا جائے

امریکی کانگریس کمیٹی کی سفارش

واشنگٹن ۳ر جنوری ۔ امریکی کانگریس کی کمیٹی نے بیرونی ممالک میں کام کرنے والے ڈھائی لاکھ امریکنوں کے متعلق سفارش کی ہے۔ کہ ان میں سے آدھے حصہ کو برطرف کر دیا جائے۔ یہ سفارش اخراجات کو کم کرنے کے سلسلہ میں کی گئی ہے۔ بیرونی ممالک میں کام کرنے والے امریکنوں کے متعلق یہ شکایت ہے کہ وہ نہایت ٹھاٹ سے زندگی بسر کرتے ہیں :

بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی تشویشناک علالت

نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب (بنت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ) بچہ کی پیدائش کے سلسلہ میں تشویشناک طور پر علیل ہیں۔ کل صبح بچی خیریت سے پیدا ہو گئی ہے۔ مگر ابھی زچہ کی حالت خطرے سے کلی طور پر باہر نہیں۔ پیشاب میں البیومن بکثرت آرہی ہے۔ بلڈ پریشر ۲۹۰ تک پہونچ گیا تھا۔ اب قدرے کم تو ہے مگر نارمل نہیں۔ ان کی صحت و زندگی کے لئے تمام احباب جماعت بزرگان سلسلہ و درویش برادران سے دعا کی درخواست ہے۔ نصیرہ بیگم کی والدہ صاحبہ ان دنوں خود بہت بیمار ہیں۔ اس پریشانی میں وہ بہت زیادہ دعا کی مستحق ہیں :

ایڈیٹر ۱۔ روشن دین تنویر ۔ بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی۔

پاکستانی زائرین کا سفر قادیان

(نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

امسال حکومت کی طرف سے جلسہ سالانہ پہ قادیان جانے کے لئے دو سو افراد پہ مشتمل قافلہ کی اجازت تھی۔ مگر ان میں سے صرف ۱۹۲ احباب قادیان جا سکے جن میں سے کم و بیش ستر مستورات تھیں۔ باقی اصحاب کسی مجبوری کی وجہ سے وقت پہ تشریف نہ لائے اس لئے وہ قافلہ میں شریک نہ ہو سکے۔

۲۵ دسمبر ۵۲ء کا دن قافلہ کی روانگی کے لئے مقرر تھا۔ بعض اصحاب اس میں شمولیت کے لئے وہ ایک دن قبل ہی لاہور پہنچ چکے تھے۔ قیام و طعام و ناشتہ کا انتظام سلسلہ کی طرف سے جودھامل بلڈنگ متصل رتن باغ میں کیا گیا تھا۔

روانگی کے لئے ۲ بجے بعد دوپہر کا وقت مقرر تھا۔ مگر بعض انتظامی امور کی سرانجام دہی کے لئے امیر قافلہ مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب بار ایٹ لاء کی طرف سے ہدایت تھی کہ تمام اصحاب ۸ بجے صبح تک جودھامل بلڈنگ میں پہنچ جائیں۔ ۲۵ دسمبر کی صبح کو یہاں بہت گہما گہمی تھی۔ قادیان جانے والے اصحاب کے علاوہ ان سے دعاء کی درخواست کرنے اور انہیں الوداع کہنے والوں کی تعداد بھی خاصی تھی۔

قافلہ کیلئے لاہور اومنی بس سروس کی پانچ آرام دہ لاریوں کا انتظام کیا گیا تھا جو بہت اچھی حالت میں تھیں۔ اہل قافلہ پانچ حصوں میں منقسم تھے۔ ان میں سے دو لاریاں مستورات کے لئے مخصوص تھیں۔ ہر لاری کے لئے ایک ایک نائب امیر مقرر تھا۔ اہل قافلہ کی تقسیم اور دیگر امور کے متعلق ہدایات دینے اور مشورہ کے لئے امیر قافلہ نے ۲۴ دسمبر کو ایک اجلاس طلب کیا جس میں جملہ امور متعلقہ پہ غور کیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے امور جن کی وجہ سے قافلہ کو راستہ میں دشواریوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے انہیں پہلے ہی مکمل کر لینے کا کام کر لیا گیا۔ اس کی وجہ سے اہل قافلہ بہت کچھ مشکلات سے بچے رہے۔

قافلہ کے امیر چوہدری اسد اللہ خانصاحب اور نائب امراء سید محمد علی شاہ صاحب سیالکوٹ، بابو فضل دین صاحب لاہور۔ ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب لاہور۔ صوفی محمد رفیع صاحب سندھ اور مولوی ابو العطاء صاحب تھے ان کے علاوہ عمومی نگرانی کے لئے سردار بشیر احمد صاحب نائب امیر عمومی مقرر تھے۔

ہر لاری کے افراد اپنے نائب امیر کے گرد جمع ہو گئے تاکہ وہ سامان اور دیگر امور کے متعلق جملہ کوائف کا نقشہ تیار کر سکیں۔ یہ کام گیارہ بجے تک مکمل ہو گیا۔ کھانا کھانے اور نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد جملہ احباب قافلہ اپنی گاڑیوں میں بیٹھ گئے۔ شام کے کھانے کے لئے ہر لاری میں تمام افراد کے لئے کھانا اور پانی کیلئے ایک ایک گھڑا۔ لوٹا اور کچھ آبخورے رکھ دیئے گئے یہ انتظامات بہت اچھے تھے۔ اس کے لئے اہل قافلہ مکرم شیخ خلیق احمد صاحب۔ شیخ محمود الحسن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور اور دیگر منتظمین کے بے حد ممنون ہیں۔

ایک لمبی دعاء کے بعد جو مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کی قیادت میں ہوئی قافلہ ایک بجکر پچپن منٹ پہ لاہور سے روانہ ہوا۔ واگہ کی کسٹم کی پوسٹ میں ہم تین بجے داخل ہوئے۔ سامان کا معائنہ ختم ہوا تو پھاٹک سے گذر کر پاسپورٹ کی پڑتال کیلئے پہنچے۔ اس مرحلہ سے بخیر و خوبی گذرنے کے بعد قافلہ کی پہلی لاری کی سواریاں دعائیں کرتی ہوئی سوا چار بجے ہندوستان کی حدود میں داخل ہوئیں پاسپورٹ کی پڑتال کے مراحل طے کرنے کے بعد ہم کسٹم کی چیک پوسٹ پہ پہنچے۔ پاکستان کے کسٹم افسران کی طرح ہندوستان کے افسران کا رویہ بھی ہمدردانہ تھا جس کے لئے ہم ان کے بیحد ممنون ہیں۔

صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ابن صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے بھی قافلہ کے ہمراہ تشریف لے جا رہے تھے۔ انہیں اس وقت شدید بخار۔ بے چینی اور قے کی تکلیف تھی۔ کسٹم کے ہندوستانی افسران نے اٹاری سے ان کے لئے دوا منگوانے کا انتظام کیا اور جب اس دوا سے کوئی فائدہ نہ ہوا تو اٹاری سے ڈاکٹر منگوایا گیا۔ ہم ان نوازشات کیلئے جناب ایم۔ ایل بدھوا سپرنٹنڈنٹ کسٹمز اور عملہ ماتحت کے بے حد ممنون ہیں جنہوں نے اہل قافلہ کے آرام کا اس قدر خیال رکھا۔

ہندوستانی سرحد پہ ہمارے دو درویش بھائی فضل الٰہی خانصاحب اور ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب استقبال کیلئے موجود تھے۔ ہم ہندوستانی پولیس کی حفاظت میں یہاں سے باضابطہ کارروائی کے بعد آٹھ بجے شام قادیان کیلئے روانہ ہوئے۔ پولیس کے کچھ سپاہی ہر لاری میں سوار تھے اور کچھ اگلی جیپ اور پچھلے ٹرک میں سوار تھے۔ قافلہ امرتسر سے ہوتے نو بجے شب گذرا۔ یہاں ہمیں سڑکوں پہ تانگے بہت کم نظر آئے ان کی بجائے سائیکل رکشا بافراط نظر آئے جن میں ایک انسان ہی گھوڑے کا کام دیتا ہے۔ ہم نو بجکر چالیس منٹ پہ بٹالہ پہنچے۔ جہاں صاحبزادہ صاحب موصوف جن کی تکلیف میں دمبدم اضافہ ہو رہا تھا کے لئے دوا تلاش کرنے کی کوشش کی گئی مگر بے سود۔ کہیں سے گرم پانی مہیا کیا گیا جس سے انہیں معمولی سا افاقہ ہوا۔ ہم ایس۔ پی صاحب کے ممنون ہیں جنہوں نے دوا تلاش کرنے کی اجازت فرمائی۔ بٹالہ سے قافلہ دس بجے شب روانہ ہوا۔ ساڑھے دس بجے ہم نہر کے پل پہ تھے جہاں سے ہمیں پہلی بار منارۃ المسیح کی مدھم سی روشنی نظر آئی۔ یوں تو احباب قافلہ درود شریف اور ذکر الٰہی میں مشغول ہی تھے۔ مگر اتنے لمبے عرصہ کے بعد منارۃ المسیح کو دیکھنے سے ان پر عجیب رقت کی کیفیت طاری ہو گئی۔

مشرقی پنجاب بھر میں صرف یہی ایک مقام ہے جہاں خدا کے نام کا بلند ہونا کبھی بند نہ ہوا۔ ہاں یہ وہی مقام ہے جس سے روزانہ پانچ بار اللہ اکبر۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ۔ اور اشہد ان محمداً رسول اللہ کی صدا بلند ہوتی ہے۔ گولیوں کی بوچھاڑ اور بموں کی گرج بھی کبھی اس آواز کو خاموش کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ یہ وہ مینار ہے جو خدائے عزوجل کی بلندی اور عظمت کا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا علمبردار ہے اسے دیکھ کر یقیناً ہر سچے مسلمان کے دل میں بالخصوص اس وقت جبکہ اس کے اردگرد سینکڑوں میل تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لیوا کوئی نہ ہو رقت پیدا ہونا لازمی ہے جو اسے مجبور کرے کہ عجز و نیاز خدائے بزرگ و برتر کے حضور جھکا دے۔ جس کی قدرت و جبروت کا یہ مینار شاہد ہے۔ پس ہم اللہ تعالےٰ کے حضور جھکے اور ہم نے اس کی بے انتہا قدرتوں کا اقرار کیا۔ اس کے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم پہ ہزارہا درود بھیجے اور اللہ تعالےٰ سے اس پاک بستی کی خیر چاہی جس میں یہ مینار موجود ہے۔

نہر کا پھاٹک بند ہونے کی وجہ سے ہمیں یہاں قریباً ایک گھنٹہ کے لئے رکنا پڑا۔ یہاں سے ہم گیارہ بجکر پچیس منٹ پہ روانہ ہوئے۔ بٹالہ کی سڑک کے نہر کے پل پہ پہنچے (جہاں سے ہمیں نہر کی پٹڑی سے قادیان جانے والی سڑک پہ اترنا تھا) تو ہمارے کانوں میں اچانک اہلاً و سہلاً و مرحباً کی آواز پہنچی۔ قادیان ابھی تین میل کے فاصلہ پہ تھا۔ مگر شدید سردی اور ٹھنڈی ہوا میں آدھی رات کے قریب ہمارے استقبال کے لئے مرزا محمود احمد نامی ایک فدائی درویش نوجوان ایک ہلکی سی چادر اوڑھے وہاں کھڑا تھا۔ اس کی آواز سن کر ہمیں جو مسرت اور خوشی حاصل ہوئی وہ بیان نہیں کی جا سکتی۔ اس وقت قادیان کے درویشوں کی ہمت اور حوصلہ کو ہم بیحد سراہ رہے اور ان کے لئے دعائیں کر رہے تھے

قادیان جانے کے لئے ہم ڈلہ موڑ سے مڑے نہیں بلکہ کچھ آگے جا کر بیلاں کے پاس پہنچے۔ وہاں ہماری راہنمائی کیلئے کچھ اور نوجوان درویش بھی موجود تھے۔ اب ہماری بسیں بڑی سڑک کو چھوڑ کر قادیان کی مبارک بستی کی طرف مڑ گئیں۔ راستہ نہایت تنگ اور پیچدار تھا۔ چند گز کے فاصلہ پہ ہم نے دیکھا کہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ پسر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ و افسر جلسہ سالانہ قادیان بنفس نفیس استقبال اور قافلہ کی راہنمائی کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اب لاریوں نے آہستہ آہستہ آگے بڑھنا شروع کیا۔ پیچ دار موڑوں اور کھیتوں سے بدقت گذرتے ہوئے ہم نے پچیس منٹ میں ایک میل کا فاصلہ طے کیا۔ جو نوجوان ہماری راہنمائی کے لئے موجود تھے ان کی ہمت قابل داد ہے۔ ان میں سے ہم صاحبزادہ کے علاوہ مرزا محمود احمد صاحب کی ہمت پر عش عش کر رہے تھے جو کبھی دوڑتے ہوئے آگے جاتے اور کبھی پیچھے۔ نتالاں کشاں ہم بہشتی مقبرہ کے پاس پہنچے۔ باغ میں جناب مولوی عبد الرحمن صاحب کی معیت میں گیس اٹھائے تمام درویش اصحاب صف باندھے کھڑے تھے۔ جونہی ہم ان کے پاس پہنچے انہوں نے اہلاً و سہلاً و مرحبا کہا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ باغ کے آخری کنارے پر ننگل کی سڑک پر لاریاں رکیں۔ اس وقت پاکستانی وقت کے لحاظ سے بارہ بجکر پچیس منٹ اور ہندوستانی گھڑیوں کے لحاظ سے ایک بجکر پچیس منٹ کا وقت تھا۔ امیر قافلہ کی طرف سے ہمیں ہدایت تھی کہ ہم ابھی اپنی اپنی گاڑیوں ہی میں بیٹھے رہیں۔ تاکہ باری باری ہر لاری کا سامان اتارا اور تقسیم کیا جائے۔ یہ کام مستورات کی لاریوں سے شروع ہوا۔ اس اثناء میں درویش بھائی ہماری لاریوں کے پاس آ کر ہم سے ملنے لگے۔ سالوں کے بچھڑے جس محبت اور جذبات اخوت سے ہمیں ملے قلم ان کے بیان سے قاصر ہے۔ یہ رقت انگیز و دلگداز منظر ایک گھنٹہ تک رہا۔ کچھ ایسے بھی تھے کہ مرور ایام کی وجہ سے ان کی شکلیں اس قدر بدل چکی تھیں کہ آسانی سے پہچانے نہ گئے۔ جس لاری میں راقم الحروف سوار تھا وہ قافلہ میں گو سب سے آگے تھی مگر اترنے کے لحاظ سے اس کی باری سب سے آخر میں آئی اترتے ہی ہم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور بعض دیگر بزرگان سے ملے۔ صاحبزادہ صاحب نے ہم سے فرمایا۔ آپ دار المسیح اور مرزا رشید احمد صاحب کے مکانوں پہ تشریف لے جائیے۔ ہم آپ کا سامان لے کر ابھی وہاں پہنچتے ہیں۔ تعمیل ارشاد میں ہم وہاں سے اڑھائی بجے (ہندوستانی) کے قریب روانہ ہوئے اور پونے تین بجے کے قریب دار المسیح میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دن بھر کے تھکے ماندے ہونے کے باوجود ہم میں سے ہر شخص کی خواہش تھی کہ بیت الدعاء میں دعاء کرنے کی سعادت حاصل کرے۔ اس میں نوجوان زائرین ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے بیتاب تھے (باقی صفحہ ۷ پر)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۴ر جنوری ۱۹۵۳ء

آٹا

یہ بات ارباب حل و عقد اور عوام دونوں کے لئے نہایت قابل افسوس ہے۔ کہ بازار میں گندم کا آٹا جو پہلے ہی سرکاری ریٹ سے قریباً دوگنی قیمت پر فروخت ہو رہا تھا۔ سرکاری نرخ مقرر کرنے کے ساتھ ہی اول تو ملنا مشکل ہو گیا ہے۔ اور ملتا بھی ہے تو سرکاری ریٹ سے تگنی قیمت پر

اس وقت ملک میں جو غذائی قلت ہے۔ خواہ اسکی ابتدائی وجوہات کچھ بھی ہوں۔ اس وقت تک جب تک کشادگی کی صورت نہیں نکلتی۔ ارباب حکومت اور عوام دونوں کا فرض اولین ہے۔ کہ وہ حالات کو خراب سے خراب تر نہ ہونے دیں۔ ارباب حکومت کا فرض تو یہ ہے۔ کہ وہ ان لوگوں سے جو بازار سے آٹا مفقود ہونے کے ذمہ دار ہیں۔ سخت سے سخت باز پرس کریں اور عوام کا فرض ہے۔ کہ وہ اس قحط سالی کا مقابلہ کرنے کے لئے حتی الامکان آٹے کا خرچ کم سے کم کر دیں۔ اور جہاں تک ہو سکے۔ سرکاری نرخ کو بازار میں قائم ہونے دیں۔ یہی ایک صورت ہے جس سے موجودہ غذائی قلت کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

حکومت نے ۲۵ آدمیوں سے زیادہ کی دعوتوں پر جو پابندی لگائی ہے۔ موجودہ حالات میں سختی نہیں سمجھنی چاہیئے۔ دعوتوں میں اکثر ضیاع ہوتا ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ دعوتوں کا خرچ جس قدر ہو سکے کم سے کم کیا جائے۔ اور نہ صرف اپنی خاطر بلکہ قوم کی خاطر کفایت شعاری سے کام لینا چاہیئے۔ بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ گھروں میں بھی روزانہ ضرورت میں حتی الوسع کمی کی کوشش کی جائے۔

بازار میں آٹے کا نرخ بڑھنے کی وجہ سے ان لوگوں کو سخت دقت درپیش ہو گئی ہے۔ جن کے پاس راشن کارڈ نہیں۔ خاص کر دیہاتی آبادی پر اس کا بہت زیادہ اثر پڑنے کا احتمال ہے۔ جہاں صرف آٹا ہی بنیادی خوردنی چیز ہے۔ اور جہاں عام شہری آدمی سے ایک شخص کی خوراک معمولاً زیادہ ہونی لازمی ہے ایسے شہروں میں جہاں راشن بندی ہے۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ اگر ہو سکے۔ تو راشن کی مقدار زیادہ کر دے۔ تاکہ جو لوگ راشن کارڈ رکھتے ہیں۔ ان کو کمی پوری کرنے کے لئے بازار سے مزید آٹا خریدنے کی ضرورت نہ رہے۔ یہ ایک ایسا فعل ہو گا۔ جس سے بازار کے نرخ بھی درست ہو جائیں گے۔ مانگ کم ہونے کی وجہ سے چور بازاری کرنے والوں کو اپنے نرخ سرکاری نرخوں کے برابر کرنے پڑیں گے۔ اس طرح ان لوگوں کو بھی جن کے پاس راشن کارڈ نہیں سرکاری نرخوں پر آٹا دستیاب ہو سکے گا۔ آج کل سرکاری ڈپوؤں سے دو سیر ۲ چھٹانک فی کس فی ہفتہ گندم مل رہی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے فی کس روزانہ قریباً ۴½ چھٹانک آٹا ملتا ہے۔ جو ناکافی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے بازار کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اگر روزانہ چھ چھٹانک فی کس بھی ڈپوؤں سے گندم میسر ہو۔ تو بازار سے مزید آٹا کی خرید کم ہو جائے گی۔ اور عوام کو چاہیئے۔ کہ وہ چھ چھٹانک روزانہ پر گذر کرنے کی کوشش کریں۔

حکومت کو چاہیئے۔ کہ چور بازاری کرنے والوں سے زیادہ سے زیادہ سختی کی جائے۔ اور جرم ثابت ہونے پر عبرت ناک سزا دی جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جب تک چور بازاری کرنے والوں کی ذہنیت تبدیل نہ ہو گی۔ اور وہ یہ نہ سمجھیں گے۔ کہ ایسے وقت میں تھوڑے سے فائدہ کے لئے قوم کو بھوکا مارنا غداری ہے۔ اس وقت تک فائدہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ جو اپنے ہموطنوں کی مصیبت سے نفع اندوزی کرنا چاہتے ہیں۔ ننگِ قوم ہی نہیں بلکہ ننگ انسانیت ہیں۔

رائے عامہ کی تربیت

پاکستان کے وزیر اطلاعات و نشریات، ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی نے اسلامیہ کالج کراچی کے طلباء کو خطاب کرتے ہوئے اپنی عالمانہ تقریر میں فرمایا ہے۔ کہ نوجوان اور تعلیم یافتہ لوگوں کو اپنے قومی مسائل کا مطالعہ نہایت ٹھنڈے دل و دماغ سے کرنا چاہیئے۔ اور انہیں چاہیئے۔ کہ دقیق نظری اور سمجھ سے غور و خوض کی عادت ڈالیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ انسانی زندگی کی پیچیدگیوں کو سمجھنے کی کوشش اور ساتھ ہی اپنے اور دوسرے ممالک کی سیاست حاضرہ کا مطالعہ بھی کرنا چاہیئے۔ اور تعلیم یافتہ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ پہلے وہ خود ان باتوں کو سمجھیں۔ اور اس کے بعد ملک میں رائے عامہ کو بنانے میں مدد دیں۔

کسی ملک یا قوم کی وقعت اس کے عوام کی ذہنیت کے مطابق ہوتی ہے۔ جب تک ملک کی اکثریت ایسی نہ ہو۔ جو قومی مسائل کے متعلق صحیح رائے قائم کر سکتی ہو۔ اور حادثات و واقعات سے صحیح نتائج نکال سکتی ہو۔ اس وقت تک ملک ان ترقی پسندانہ تحریکوں یا سکیموں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ جو قوم کے بہی خواہ یا حکومت جاری کرتی ہے۔ عوام میں حب الوطنی کے جذبات بھی ایسی صورت میں ہی مفید نشوونما پا سکتے ہیں۔ جب عوام اپنے قومی مسائل کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ لگانے کی سمجھ رکھتے ہوں۔ اور جانچ پڑتال کر سکتے ہوں۔

جمہوریت کے اصولوں کا فائدہ اسی وقت ملک و قوم کو پہنچ سکتا ہے۔ جب رائے عامہ ترقی یافتہ ہو۔ کیونکہ جمہوریت کا بنیادی اصول ارباب حکومت کا نمائندہ ہونا ہے۔ جن کو رائے عامہ انتخاب کرتی ہے۔ اگر رائے عامہ پست ہو۔ تو اول تو صحیح نمائندہ حکومت معرض وجود میں نہیں آ سکتی۔ پھر جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ نہ بے سمجھ قوم اعلیٰ سے اعلیٰ منصوبہ بندیوں سے فائدہ حاصل کر سکتی ہے۔ صحیح نتائج حکومت اور عوام کے تعاون ہی سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ ارباب حکومت خواہ کتنے بھی فلاطون زمانہ کیوں نہ ہوں۔ اور خواہ وہ کتنے بھی اچھے اچھے ترقی کے طریقے ایجاد کرنے کی اہلیت کیوں نہ رکھتے ہوں۔ جب تک ان کے پیچھے ایسی قوم نہ ہو۔ جو ان سے تعاون کر سکتی ہو۔ اس وقت تک کوئی مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا۔

افسوس ہے کہ ہمارا ملک اس معاملہ میں ابھی منزلوں پیچھے ہے۔ اور حقیقی ترقی یافتہ ملکوں کا مقابلہ کرنا تو بڑی بات ہے۔ ان کا پاسنگ بھی نہیں۔ اس وقت ہمارے ملک میں صرف ۱۳ فی صدی ایسے لوگ ہیں۔ جو کچھ لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ آجکل کے زمانہ میں یہ نسبت نہایت ہی پست ہے۔ سب سے پہلے جس چیز کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہم اپنے عوام کو زیادہ سے زیادہ تعلیم یافتہ بنائیں۔ اور کوئی ایسا فرد نہ رہے۔ جو لکھنا پڑھنا اور ابتدائی ہندسہ یا گنتی نہ جانتا ہو۔ ہمارے تعلیم یافتہ لوگوں کا فرض ہے کہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں لکھنے پڑھنے کے قابل بنائیں۔ اس کے بغیر سیاسی یا معاشرتی مسائل میں رائے عامہ کی بلند نظری ایک موہوم بات ہے۔ البتہ ہمارے تعلیم یافتہ لوگوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ قومی مسائل پر سنجیدگی اور صائب رائے سے سوچنے کی عادت ڈالیں۔ اور آسان طریقوں سے اپنے ان پڑھ بھولے بھالے ہموطنوں کے دلوں میں صحیح باتیں ڈالنے کی کوشش شروع کر دیں۔

ڈاکٹر قریشی نے جو باتیں اپنی تقریر میں فرمائی ہیں۔ عملی نقطۂ نظر سے ملک و قوم کے لئے نہایت مفید ہیں۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان اس طرف فوری توجہ مبذول کریں گے۔ ایسی قوم جس کی رہنمائی سچے بہی خواہانہ جذبہ سے کی جائے۔ اور جس کی ذہنیت قومی مسائل پر سوچنے کے لئے نشوونما پائی ہوئی ہو۔ یقیناً ان لوگوں کے ورغلانے سے کبھی صراط مستقیم سے نہیں بھٹک سکتی۔ جو محض ذاتی مفاد کے لئے اپنی لیڈری کی دوکان سجاتے ہیں۔ اور یہ ایک ایسا فائدہ ہے۔ کہ جس کے حصول کے لئے جتنی بھی جدوجہد کی جائے کم ہے۔

تیرے بیمار کو تیری دعا ہی راس ہے ساقی

زمانے کو جس آب زندگی کی پیاس ہے ساقی
سنا ہے خضر سے میں نے وہ تیرے پاس ہی ساقی

کئے وا جس نے آ کر رحمتوں کے بند دروازے
محمد مصطفےٰ خیر جمیع الناس ہے ساقی

درخشاں ہے مرا دامن غبارِ کوئے جاناں سے
مگر ہر ذرّہ اس کا ریزۂ الماس ہے ساقی

سہارا ہے مجھے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ کا
پلائے جا کہ جب تک سانس تب تک آس ہے ساقی

طبیبوں کی دوا تنویرؔ کو کب راس آتی ہے
ترے بیمار کو تیری دعا ہی راس ہے ساقی

شذرات

تعدد ازدواج اور امریکہ

امریکہ کے ایک طبی رسالہ نے اپنے اداریہ میں لکھا ہے کہ امریکہ میں عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہے۔ اور یہ فرق بڑھتا ہی چلا جائے گا ۱۹۵۰ء کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ اس وقت مردوں کی نسبت ۰۰۰، ۴۳۰، ۱ عورتیں زیادہ تھیں۔ اور گو پیدا ہونے والے بچوں میں لڑکیوں کی تعداد زیادہ تھی لیکن اس دوسری صورت پر یوں پانی پھر گیا۔ کہ مرنے والوں میں مرد زیادہ تھے۔ اور عورتیں کم۔

یہ اعداد و شمار گورنمنٹ کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں اسلام کی پرحکمت تعلیم کا خاصہ ہے کہ وہ اپنی برتری اقوال سے زیادہ واقعات سے منواتی ہے۔ اور مسئلہ تعدد ازدواج اس امر کا زندہ ثبوت ہے۔ بہر حال امریکہ ہی نہیں تمام مغربی ممالک کو جلد یا بدیر یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ

— آیا وہ اس صورت حال میں ملک کو فحاشی اور بے حیائی کے شرمناک جنگل میں گرفتار رکھنا چاہتے ہیں یا

— عورتوں کی کثیر تعداد کو موت کے گھاٹ اتارنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور یا

— اسلام کے عائلی نظام کو اپنا کر تعدد ازدواج کے اصولوں پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔

ملک کی غذائی صورت

ہمارے وزیر اعلےٰ پنجاب نے ملک کی غذائی صورت کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ

"چونکہ سال رواں میں یکم اگست کے بعد کوئی بارش نہیں ہوئی اس لئے زمین خشک ہو جانے سے کئی ایک علاقوں میں بروقت گندم کاشت نہیں ہو سکی۔ اندازہ ہے کہ اس سال گندم کا زیر کاشت رقبہ تقریباً ۳۰ فیصدی کم ہے بہر حال اگر اب بھی بارش ہو جائے تو صورت حال میں کسی حد تک بہتری کا امکان ہو سکتا ہے۔ بصورت دیگر آئندہ سال میں اس سے بھی شدید غذائی قلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔"

ہمارے خیال میں ایک نازک صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے عوام اور حکومت دونوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی روزمرہ غذا میں ابھی سے کچھ نہ کچھ ضرور کمی کرنا شروع کر دیں۔ اور ایسی تدابیر اختیار کریں۔ جن سے اناج میں مناسب کفایت ہو سکے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے چند دن ہوئے اسی امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور ہمیں ڈر ہے کہ اگر خدانخواستہ ہم سے اس بارہ میں ذرہ بھر فروگذاشت بھی ہوگئی تو ملک کی غذائی حالت بے حد نازک صورت اختیار کرے گی ہمارے پاس سب کچھ ہوگا۔ مگر روٹی نہ ہوگی۔ خدا ہمیں بروقت سنبھلنے کی توفیق دے۔ اور اس مصیبت سے بچائے۔

علماء کی راست گوئی

پنجاب کے "علماء" کی طرف سے بار بار یہ پروپیگنڈا کیا گیا کہ:

"کچھ ماہ پیشتر اس خطۂ ارض میں ختم نبوت کا نام لینا جرم قرار دیا گیا اور اس جرم کی پاداش میں کئی فرزندان توحید اور رجال نثاران شمع رسالت کو جیل کی کوٹھڑیوں میں بند کیا گیا۔"

(آزاد ۲۷ اگست ۱۹۵۲ء)

مگر اصل حقیقت کیا ہے؟ وزیر اعلےٰ پنجاب نے ۱۲ دسمبر ۱۹۵۲ء کو صوبائی اسمبلی کے وقفہ سوالات کے دوران میں بتایا:

"حکومت نے تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں ضابطہ فوجداری کے تحت کوئی حکم جاری نہیں کیا۔ اس لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کہ ان احکام کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں کتنے لوگوں کو گرفتار کیا گیا۔ اور ان میں سے کتنوں کو سزا دی گئی۔"

"علمائے کرام" کی راست گوئی اور حق پرستی کا یہ ایک نمونہ ہے۔ مگر اس سے بھی اس طبقہ کی اخلاقی اور مذہبی حیثیت پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ جس مملکت میں علماء کی یہ حالت ہو وہاں عوام کا اللہ ہی حافظ ہے۔

بیسویں صدی کے روشن خیال

ڈھاکہ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ بنیا پورگے علاقہ میں ہندوؤں نے ایک مسجد کی بے حرمتی کی۔ جائے نمازوں پر مٹی کا تیل چھڑک کر انہیں آگ لگا دی۔ اور مسجد پر کئی دستی بم پھینکے

اسلام نے اپنے پیروکاروں کو عبادت گاہوں کی عزت و حفاظت کا خاص حکم دیا ہے۔ حدیثوں سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کو جنگ کے وقت ہمیشہ تلقین فرمایا کرتے تھے۔ کہ وہ ان مقامات پر بیٹھنے والے راہبوں اور سادھوؤں کو بھی کوئی گزند نہ پہونچائیں چنانچہ ہزار تلاش کے باوجود تاریخ اسلام میں ہمیں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی۔ کہ صحابہ نے کسی قوم کے معبد کی طرف ٹیڑھی آنکھ سے دیکھا ہے۔

حیرت ہے کہ پیغمبر اعظمؐ نے جو سبق عرب کے صحرا نشینوں کو چودہ سو سال قبل سکھا دیا تھا۔ بیسویں صدی کے روشن خیال اسے آج تک سیکھ نہیں سکے۔

مودودیوں کا جلوس

تسنیم لکھتا ہے۔

"جماعت اسلامی نے آج ایک نئی طرز اور نرالی شان کا جلوس نکال کر اجتماعی کام کرنے والوں کے لئے ایک نئے رستے کی نشان دہی کی ہے۔ جس پر چلکر ڈسپلن اور نظم و ضبط کی پابندی اور سنجیدگی و وقار کا سبق سیکھ سکتی ہے۔ ہفتہ دستور کا جلوس بلاشبہ اس نئے راستے کا سنگ میل ثابت ہوگا۔"

(۹ دسمبر ۱۹۵۲ء)

مودودیوں کے جلوس کس طرح سنجیدگی و وقار کا سبق سکھاتے ہیں۔ اس کا جواب "زمیندار" کے نامہ نگار کی قلم سے سنیئے۔ جلوس کی عام ہیئت کذائی کے متعلق لکھتا ہے۔

"ہزاروں آدمیوں نے ہاتھوں میں مطالبات کے جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے۔ جن پر لکھا تھا۔ ہمارا مطالبہ نظام اسلامی ہے۔ جلوس میں سر ظفر اللہ کے خلاف ہائے ہائے کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔" (زمیندار ۲۹ نومبر ۱۹۵۲ء)

کیا جماعت اسلامی میں کوئی ایسا سنجیدہ اور باوقار شخص نہیں جو اپنے جلوسوں کی اس خلاف اسلام اور خلاف اخلاق روش پر خون کے آنسو روئے اور اپنے گریبان میں منہ ڈالکر سوچے کہ عوام کو نظام اسلامی پر فریفتہ کرنے کے یہی ڈھنگ ہیں جنہیں انہوں نے اختیار کر رکھا ہے

بھارتی فوج کی سنگینوں تلے

مسٹر پنڈت نے چند دن پیشتر یو۔ این۔ او کی اسمبلی میں جو تقریر کی ہے۔ اس نے دنیا پر ایک مرتبہ پھر روشن کر دیا ہے۔ کہ بھارت کشمیر کے مظلوم باشندوں کو ہمیشہ کے لئے غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے کا عہد کئے ہوئے ہے۔

آزادانہ استصواب رائے کی فضا کو سازگار بنانے کا بھارتی نسخہ بتاتے ہوئے مسز پنڈت نے کہا۔

"ہندوستان اس نتیجہ پر پہونچا ہے کہ ریاست کی حفاظت کے لئے اس کی کم از کم ۲۱ ہزار فوجیں ضروری ہیں، یہ تعداد حتمی اور آخری ہے۔ اور اس میں کمی نہیں کی جا سکتی"۔

دوسری طرف آزاد کشمیر کے متعلق کہا۔

"آزاد کشمیر کی افواج کو مکمل طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے۔ آزاد کشمیر حکومت کو کسی اتھارٹی نے اب تک تسلیم نہیں کیا۔ اس لئے مقامی لا اینڈ آرڈر کے لئے آزاد کشمیر صرف ۴ ہزار سول فورسز رکھ سکتا ہے"

گویا مسز پنڈت کے کہنے کا مطلب یہ ہوا کہ بھارت استصواب رائے کے ہرگز خلاف نہیں وہ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ "آزاد استصواب" بھارتی فوج کی سنگینوں تلے ہو۔

کیا یہ آزادی اور انسانیت کے حقوق عامہ سے کھلا مذاق نہیں؟

مسلم مبلغ

"زمیندار" نے ایک خبر شائع کی ہے کہ

"مولوی کرم الٰہی ظفر ایک مسلم مبلغ جو ۱۹۴۵ء سے سپین میں تبلیغ کا کام کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک بیان میں شکایت کی ہے کہ سپین میں اسلامی تبلیغ کرنے کی آزادی نہیں انہوں نے بتایا کہ ہسپانوی زبان میں اسلامی تعلیمات کے متعلق وہ ایک کتاب کا ترجمہ بھی کر چکے ہیں۔ مگر سپین میں اس کتاب کو شائع کرنے کی اجازت نہ مل سکی"۔ (۱۱ دسمبر ۱۹۵۲ء)

مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر جو ۱۹۴۵ء سے سپین میں تبلیغ اسلام کا کام کرتے رہے ہیں ایک نہایت مخلص احمدی نوجوان ہیں جنہوں نے اپنی زندگی اسلام کی خاطر وقف کر رکھی ہے۔

ادارہ "زمیندار" احمدیوں کو کافر اور مرتد وغیرہ الفاظ سے یاد کیا کرتا ہے۔ مگر اسے کسی وقت تو سوچنا چاہیئے۔ کہ یہ کیا بات ہے کہ "مومنوں" کو اپنے پیٹ کے دھندوں سے فرصت نہیں۔ مگر کافروں اور مرتدوں کو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فکر دامنگیر ہے۔

اے مدعی نہیں ہے ترے ساتھ کردگار
یہ کفر تیرے دیں سے ہے بہتر ہزار بار
(مسیح موعودؑ)

زکوٰۃ کے متعلق مسائل متفرقہ

کیا نابالغ یا مجنون پر زکوٰۃ واجب ہے؟

نابالغ اور فاترالعقل کے مال پر بھی زکوٰۃ واجب ہے جو اس کا متولی ادا کرے گا۔

اگر سال کے درمیان میں مال کم ہو جائے تو زکوٰۃ کس حساب سے لی جائیگی؟

اگر دوران سال زکوٰۃ میں مال کم ہو جائے۔ تو پھر آخیر سال پر بڑھ کر بقدر نصاب ہو جائے۔ تو اس پر اس سال کے آخیر پر زکوٰۃ واجب ہوگی

اگر شروع سال میں مال کی مقدار اور ہو اور آخیر سال پر اور۔ تو زکوٰۃ میں کونسی مقدار کا اعتبار ہوگا

اگر سال کے آخر پر مال میں کمی یا بیشی ہو جائے لیکن بقدر نصاب موجود رہے تو پھر آخیر سال پر جس قدر مال موجود ہوگا۔ اس کے حساب سے اس پر زکوٰۃ لگائی جائے گی۔

اگر سال کے دوران میں مال ختم ہو کر پھر دوبارہ پیدا ہو جائے تو سال کب سے شروع سمجھا جائیگا؟

اگر سال کے درمیان میں تمام مال ختم ہو جائے اور پھر اخیر سال میں دوبارہ پیدا ہو گیا ہو۔ تو اس [illegible] سے اس مال کا سال شروع سمجھا جائے گا۔ [illegible] وہ دوبارہ پیدا ہو کر قدر نصاب کو پہنچا ہو۔

اگر مال دوران سال میں گم ہو کر پھر مل جائے تو زکوٰۃ کا سال کب سے شروع سمجھا جائیگا؟

اگر سال کے دوران میں مال چرایا جائے یا چھن جائے یا کسی اور طرح سے ایک مالک کے قبضہ اور تصرف سے بالکل نکل جائے۔ اور پھر دوبارہ وہی مال مل جائے۔ تو اس کی بھی اخیر سال پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

اگر کوئی شخص دوران سال میں اپنے مال کا کسی اور شخص کے مال سے تبادلہ کرے تو زکوٰۃ کا سال کب سے شمار کیا جائے گا؟

اگر کوئی شخص سال کے درمیان میں اپنے زکوٰۃ والے مال کا کسی دوسرے شخص کے زکوٰۃ والے مال سے تبادلہ کرے۔ تو دونوں شخصوں کا زکوٰۃ کا سال اسی تاریخ سے سمجھا جائے گا۔ جس تاریخ سے انہوں تبادلہ کیا ہے۔

سال سے مراد قمری ہے نہ شمسی

سال سے مراد اس جگہ قمری سال ہے یعنی چاندوں کے حساب سے ایک سال۔

نوٹ:۔ شروع سال سے مراد ماہ محرم نہیں اور نہ ہی اخیر سال سے مراد ذی الحجہ ہے۔ بلکہ شروع سال سے وہ تاریخ مراد ہے۔ جس میں مالک نصاب شخص مال کے نصاب کا مالک ہوا ہو اور اخیر سال سے مراد وہ تاریخ ہے۔ جس میں اس پر ایک سال کی زکوٰۃ واجب ہوتی ہو۔ جب ایک شخص کا ایک سال ختم ہوگا۔ تو جس تاریخ سے اس کا آئندہ سال زکوٰۃ شروع ہوگا۔ وہ بھی شروع سال ہی کہلائے گا۔

کیا زکوٰۃ ماہ رجب میں واجب الادا ہوتی ہے؟

بعض لوگ غلط فہمی سے یہ سمجھتے ہیں کہ زکوٰۃ کا سال ہمیشہ ماہ رجب سے شروع ہوتا ہے یہ خیال بالکل غلط ہے۔ اگر ایک شخص مثلاً ماہ رمضان میں چاندی کے نصاب کا مالک ہوا اور ماہ شوال میں سونے کے نصاب کا اور ذیقعد میں اونٹوں کے نصاب کا اور پھر ذی الحجہ میں بکریوں کے نصاب کا مالک ہوا ہے۔ تو جب تک وہ مالکِ نصاب رہے گا۔ اسی ترتیب کے ساتھ انہی مہینوں سے اس کے سال کا شروع یا اخیر محسوب کیا جائے گا۔ اور انہی مہینوں میں اس پر زکوٰۃ واجب ہوا کرے گی۔ پھر امام وقت جب چاہے۔ اور جس وقت چاہے۔ اس سے وصول کرے۔

جو مال مالک کے قبضہ اور تصرّف سے باہر ہو اور وہ اس سے نفع نہ اٹھا سکتا ہو اس کی زکوٰۃ مالک پر واجب ہے یا نہیں؟

مال معلق پر یعنی ایسے مال پر جو مالک کے قبضہ سے باہر ہو اور اس کا مالک اس سے اپنے تصرف کے ساتھ نفع نہ حاصل کر سکتا ہو۔ اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ جیسے دوکاندار کا روپیہ جو خریداروں کی طرف ہو یا قرض دیا ہوا روپیہ، یا رہن میں رکھی ہوئی چیز۔ یا اس کے عوض میں دیا ہوا روپیہ۔ یا وہ روپیہ جو بطور ضمانت گورنمنٹ کی تحویل میں ہو یا کسی اور صیغہ یا کارخانہ میں بطور ضمانت دیا ہوا ہے۔ یا مہر کا روپیہ جو ابھی خاوند نے ادا نہ کیا ہو یا پراویڈنٹ فنڈ کا روپیہ۔ یا جو مال کسی شخص کا چھینا گیا ہو یا کھویا گیا ہو۔ یا چرایا گیا ہو۔

مقروض پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

اگر کسی شخص پر قرضہ ہو اور اس شخص کے پاس کچھ ایسا مال ہو۔ جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور کچھ ایسا ہو۔ کہ جس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ تو اس قرضہ کا اثر زکوٰۃ پر نہیں پڑے گا۔ لیکن اگر قرضہ زیادہ ہو۔ اور وہ مال جس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اس کے پاس تھوڑا ہو تو جس قدر قرضہ زیادہ ہو وہ اس کے زکوٰۃ والے مال سے وضع کر کے باقی مال پر زکوٰۃ لگائی جائے گی۔ اور اگر ایسا مال اس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس کے تمام قرضہ کو اس کے مال سے منہا کر کے باقی مال پر زکوٰۃ لگائی جائے گی۔ اور اگر اس کا وہ مال جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اس کے قرضہ کے برابر یا اس سے کم ہو یا زیادہ تو ہو مگر اس قدر زیادہ ہو کہ وہ زیادتی قدر نصاب سے کم ہو۔ تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

کمپنیوں کے شیئرز پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

کمپنیوں کے شیئرز پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اور شیئرز کی اصل قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ نہ کہ مارکیٹ قیمت پر۔

اگر کسی شخص کے ذمہ نذر یا کفارہ واجب الادا ہو تو اس کا اثر زکوٰۃ پر پڑیگا یا نہیں

نذر اور کفارہ قرضہ میں محسوب نہیں ہوگا اور نہ ہی ان کی وجہ سے زکوٰۃ کم یا معاف ہوگی۔

جس شخص کے ذمہ مہر کا روپیہ واجب الادا ہو اس کے مال میں سے یہ روپیہ منہا کیا جائیگا یا نہیں؟

مہر کا روپیہ قرضہ میں محسوب ہوگا۔ لیکن اگر کوئی شخص باوجود طاقت اور مقدرت رکھنے کے عمداً اور قصداً مہر ادا نہیں کرتا۔ تو اسکے مال سے مہر کا روپیہ منہا نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ تمام مال پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

اگر مہر کا روپیہ خاوند کی حیثیت اور اسکی طاقت اور مقدور سے باہر ہو۔ تو کیا ایسے شخص پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی؟

اگر مہر کی مقدار خاوند کی حیثیت سے باہر ہو جیسے کہ ہندوستان میں معمولی گزارہ کے لوگ ہزاروں لاکھوں روپے کا مہر مقرر کر دیتے ہیں۔ تو اس صورت میں خاوند کی حیثیت کے مطابق اس کا مہر قرار دیا جائیگا اور اسے منہا کر کے باقی مال پر زکوٰۃ واجب ہوگی

مال میں سے اپنا سال کا خرچ وضع کر کے باقی مال پر زکوٰۃ دینی واجب ہے یا تمام مال پر؟

یہ خیال غلط ہے جو بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جب زکوٰۃ دینے لگیں۔ تو آئندہ سال کے لئے اپنے اخراجات منہا کر کے باقی مال پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اخراجات وضع نہیں ہو سکتے۔ تمام مال پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مشترکہ مال کو زکوٰۃ وصول کرنیکے وقت ایک ہی مال قرار دیا جائے گا۔ یا ۲ دو الگ الگ مال؟

مال مشترکہ کو ایک ہی سمجھا جائے گا۔ اور مجموعی طور پر اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

جو مال زکوٰۃ یا صدقہ کے طور پر کسی شخص کو دیدیا جائے۔ اسے خرید کر واپس لینا جائز نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے

تجارت کے مال کی زکوٰۃ نہایت ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقعہ پر فرمایا۔ تاجر کو چاہیئے۔ کہ حیلہ بہانہ سے زکوٰۃ کو نہ ٹال دے۔ تقوے کے ساتھ اپنے مالِ موجودہ اور معلق پر نگاہ ڈالے۔ اور مناسب زکوٰۃ دے کر اللہ تعالےٰ کو خوش کرتا رہے۔ بعض عذاتنحی کے ساتھ بھی حیلے بہانے کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں

تجارت کے مال کی زکوٰۃ کا حساب اس طرح کیا جاتا ہے کہ جتنا جتنا روپیہ جتنے جتنے ماہ تک تجارت میں لگایا جاوے۔ اتنے روپے اتنے مہینوں میں ضرب دے کر تمام حاصل ضربوں کو جمع کر لیا جاوے۔ اور حاصل جمع کو بارہ پر تقسیم کر کے جو رقم نکلے۔ اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیا جائے۔ مثلاً ڈھائی سو روپیہ شروع سال میں تجارت پر لگایا۔ جو آخر سال تک بارہ ماہ تک لگا رہا۔ دو ماہ کے بعد بیس روپیہ اور لگا دیا۔ جو آخر سال تک ۱۰ ماہ تجارت پر لگا رہا۔ اسکے دو ماہ بعد پانچسو روپیہ تجارت پر اور لگا۔ جو آخر سال تک آٹھ ماہ تجارت پر لگا رہا۔ سال ختم ہونے پر اس طرح حساب کیا جائے۔

ڈھائی سو روپے بارہ مہینے اور بیس روپے دس ماہ اور پانچسو روپیہ آٹھ ماہ تک لگے رہے۔ اس لئے

رقم		میعاد	حاصل ضرب
۲۵۰	×	۱۲ =	۳۰۰۰
۲۰	×	۱۰ =	۲۰۰
۵۰۰	×	۸ =	۴۰۰۰
			۷۲۰۰

تمام حاصل ضربوں کا حاصل جمع ۷۲۰۰ آیا۔ اس کو بارہ پر تقسیم کیا تو $\frac{۷۲۰۰}{۱۲}$ = ۶۰۰ [illegible] اب ۶۰۰ کا چالیسواں حصہ ۱۵ روپے زکوٰۃ [illegible] نئے سال شروع ہونے سے پہلے [illegible] کر دیا۔ اور زکوٰۃ ادا کر دی۔ اس کے بعد از سر نو جو رقم تجارت پر لگائی۔ وہ دوسرے سال کے حساب میں شمار ہوگی خواہ یہ رقم سال گزشتہ کے منافع کی ہو۔

کمیشن کے لئے جو مال کارخانوں کا سے کر دوکان پر پڑا رہے۔ اس پر زکوٰۃ نہیں لیکن اسکے فروخت کے منافعہ پر جو سرمایہ میں زیادتی ہوتی ہے۔ اس کا ماہوار یا سہ ماہی حساب لگایا جائے اور اس پر زکوٰۃ

(باقی صفحہ پر)

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۹۵۵۶: مریم بی بی المعروف ممتاز بیگم زوجہ رحیم بخش قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال ساکن فاضل رو ڈاکخانہ چھنی گوگڑھ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنی جائداد حق مہر و پیدا کردہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں جو کہ ۱/۱۰ ہے۔ اگر میری وفات کے بعد اسکے علاوہ اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ تفصیل جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی دس ماشے قیمت ۸۰/- روپے (۲) انگوٹھی طلائی ایک عدد وزنی ۳ ماشے قیمت ۲۵/- روپے (۳) چھلے نقرئی ایک جوڑی وزنی ۲۶ تولہ قیمت ۳۲/- روپے (۴) دو عدد بیل قیمت ۱۵۰/- روپے الامۃ: مریم بی بی المعروف ممتاز بیگم زوجہ رحیم بخش صاحب معرفت غلام مصطفیٰ احمدی پورسٹ مین چھنی گوگڑھ ضلع بہاولپور۔ گواہ شد: رحیم بخش خاوند موصیہ بقلم خود

وصیت نمبر ۹۹۶۵: جلال الدین مہان ساکن شیفیو جانس ڈاکخانہ سالٹ پانڈ ضلع گولڈکوسٹ افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ بوصاء و رغبت بغرض اشاعت اسلام اسکے واجبات کی شرح ۱/۱۶ سے ۱/۱۰ اپنی ماہوار آمد پر نومبر ۱۹۴۶ء سے بڑھاتا ہوں۔ میں مزید آں یہ بھی عرض کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر میری جائداد اصل یا زائد جو بھی ترکہ کی صورت میں ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بغیر کسی روک کے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: جلال الدین شیفیو جانس سالٹ پانڈ معرفت احمدیہ موومنٹ سالٹ پانڈ گولڈکوسٹ۔ گواہ شد: ابراہیم جے۔ ڈبلیو۔ ڈی اگرن گواہ شد: نور محمد

وصیت نمبر ۱۰۹۲۶: عبدالواحد ولد حاجی عبد اللہ قوم دادل چوہان پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن رو ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر حال جاکرتا جاوا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں۔ میرے گذارہ کی صورت میرا تجارتی کاروبار ہے۔ جس کی آمدن غیر معین ہے۔ اندازہ تین صد گلڈر ولندیزی ماہوار آمد ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا اس کی کمی بیشی کی نسبت سے باقاعدہ ۱/۱۰ حصہ تا زیست ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ میں یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ حال پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ بوقت وفات میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ حال پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: عبد الواحد احمدی حال وارد جاکرتا بٹویا جاوا۔ گواہ شد: رحمت علی بٹاوی گواہ شد: محمد سعید انصاری واقف زندگی حال وارد بٹاویہ جاوا۔

وصیت نمبر ۱۱۲۶۷: برکت علی ولد امام الدین قوم ارائیں پیشہ ہومیو پیتھ زمیندارہ عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن چک ۱/۱۲۱ ڈاکخانہ کمھی والہ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ زمین نہری ۲۸ ایکڑ موضع چک ۱۲۱ جس کی قیمت تقریباً ۸۰۰۰/- روپیہ ہوگی لیکن اس وقت زمین خرید کردہ نہیں کرتا میری پنشن ہونے والی ہے۔ لیکن ابھی مقرر نہیں ہوئی۔ جب فیصلہ ہو جائے گا۔ تو اطلاع دوں گا۔ بیل اور گلہ وغیرہ کوئی ۵۰۰/- روپے مالیت کے ہیں۔ ۲۱/۲ سو روپیہ قرض ہو گیا ہوا ہے۔ میں اپنی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میں میڈیکل پریکٹس بھی کرتا ہوں۔ کوئی یکصد روپیہ ماہوار آمد یہ بھی ہے۔ اگر میں زندگی میں وصیت کردہ جائداد کی قیمت ادا کردوں۔ تو وہ میری موت پر وصیت کنندہ جائداد کی قیمت سے منہا کی جائے گی۔ میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: ہیشنر ہومیو پیتھ برکت علی دوکان ڈاکٹری فورٹ عباس بہاولپور۔ گواہ شد: منظور احمد بقلم خود گواہ شد: محمد علی موصی نمبر ۸۶۱۰

وصیت نمبر ۱۱۴۲۰: شریف احمد ولد چوہدری رسول بخش قوم جٹ باجوہ پیشہ زمینداری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۵۹ گ ب ڈاکخانہ گنگاپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ کاشتکاری پر ہے۔ جس سے مجھے فصل ربیع اور خریف پر اندازاً سو روپیہ سالانہ آمد ہوتی ہے۔ میں اپنی اس آمدنی کا دسواں حصہ آمد باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ جس قدر جائداد میری وفات پر ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لہذا یہ وصیت تحریر کر دی ہے کہ سند رہے۔ العبد: شریف احمد چک ۵۵۹ گ ب ڈاکخانہ گنگاپور ضلع لائلپور۔ گواہ شد: خورشید احمد بقلم خود۔ گواہ شد: فیض احمد انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۲۱۲۲: بشیر احمد ولد چوہدری عزیز الدین قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغباناں حال دارالسلام افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ البتہ نقد اس وقت میرے پاس چھ ہزار دو صد پچاس شلنگ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اس رقم کا ۱/۱۰ حصہ یعنی ۶۲۵/- شلنگ ابھی ادا کرتا ہوں۔ لیکن میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۶۵۰/- شلنگ ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ مذکور کرتا ہوں۔ نیز آمد کی کمی بیشی کے مطابق اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تادم زیست ادا کرتا رہوں گا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ اگر بوقت وفات میرا اور کوئی ترکہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: بشیر احمد معرفت فضل کریم ڈی ان فنانشل سیکرٹری جماعت احمدیہ دارالسلام افریقہ گواہ شد: مختار احمد ایاز گواہ شد: شیخ مبارک احمد مبلغ رئیس التبلیغ

وصیت نمبر ۱۲۱۲۳: صفیہ بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن حال دارالسلام افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ حق مہر ۵۰۰/- شلنگ جو میں نے اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہے۔ میرے پاس اس وقت مندرجہ ذیل زیورات قیمتی ۱۵۰۰/- شلنگ ہیں۔ چوڑیاں دو عدد طلائی وزنی ۲ تولے۔ گلے کا ہار ایک عدد طلائی وزنی ۱/۲ ۳ تولہ۔ ٹیکا طلائی ۳ تولہ۔ کانٹے ایک جوڑی طلائی ۹ ماشے۔ مندری ایک عدد طلائی ۹ ماشہ پازیباں ایک جوڑی نقرئی ۲۰ تولے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ حال پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور مبلغ ۱۵۰/- شلنگ داخل خزانہ کرتی ہوں۔ اور اگر بوقت وفات میرا کوئی ترکہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ الامۃ: صفیہ بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد دارالسلام افریقہ۔ گواہ شد: بشیر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد: شیخ مبارک احمد رئیس التبلیغ دارالسلام افریقہ

وصیت نمبر ۱۲۳۳۵: صوفیہ خانم زوجہ آفتاب حسین بخاری قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن سیدپور ڈاکخانہ کوٹلی امیر علی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کردں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ کلستے طلائی ایک جوڑی۔ ہار طلائی ایک عدد۔ انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد مجموعی وزن ۱۳ تولے قیمت ۱۳۰۰/- روپے۔ الامۃ: صوفیہ خانم حال نوشہرہ۔ گواہ شد: ملک خادم حسین بقلم خود گواہ شد: سید آفتاب حسین بخاری خاوند موصیہ میڈیکل سٹور ڈپو نوشہرہ

وصیت نمبر ۱۲۸۹۳: نصیر الدین احمد ولد چوہدری امیر الدین احمد قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع جاہمن ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت آمد بذریعہ زمیندارہ جو کہ الاٹ شدہ عارضی زمین سمرحد پر ملی ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کردں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: نصیر الدین احمد بقلم خود موضع جاہمن ضلع لاہور گواہ شد: خواجہ معین الدین بقلم خود۔ گواہ شد: امیر الدین بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۹۱۰: ناصرہ بیگم زوجہ مرزا عطاء اللہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن حال مردان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ جو بذمہ شوہر واجب الادا ہے۔ کانٹے طلائی وزنی دس ماشے ایک انگشتری طلائی وزنی ۲ ماشے جن کی مجموعی قیمت بازاری تقریباً مبلغ ایک صد روپیہ ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز علاوہ ازیں میرے مرنے کے بعد اگر میری اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ربوہ پاکستان ہوگی۔ البتہ جس جائداد کا حصہ موعودہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ وہ اس سے مستثنیٰ بھی جائے۔ میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: ناصرہ بیگم زوجہ مرزا عطاء اللہ معرفت امیر جماعت احمدیہ مردان۔ گواہ شد: مرزا عطاء اللہ خاوند موصیہ مردان۔ گواہ شد: مبارک علی شاہ سیکرٹری جماعت مردان

وصیت نمبر ۱۲۹۱۲: بشیر احمد ولد چوہدری امیر الدین قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع جاہمن ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد بذریعہ زمیندارہ جو کہ الاٹ شدہ زمین عارضی سمرحد پر ملی ہے۔ اس کی آمد مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار کی ہے۔ سالانہ ۲۴۰/- روپے کی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد اور جائداد کسی قسم کی پیدا کردں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: بشیر احمد ولد چوہدری امیر الدین موضع جاہمن بقلم خود گواہ شد: خواجہ معین الدین بقلم خود گواہ شد: امیر الدین بقلم خود

پاکستانی زائرین کا سفر قادیان

(بقیہ صفحہ ۲)

خوش نصیب وہ جنہیں پانچ سال کے بعد آج سب سے پہلے بیت الدعا میں نفل پڑھنے اور دعائیں کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی اپنے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کمرے کے جنوب مشرقی کونے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پہلے زائرین کے انتظار اور پھر بیت الدعا میں ان کی آمد ورفت کی وجہ سے وہ رات بھر ایک لمحہ کے لئے بھی سو نہ سکے۔ سوا چار بجے کے قریب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر سے

در بوستان تابہ بینی عالم دیگر
بہشتِ دیگر وابلیس دیگر آدمے دیگر

کے الفاظ اونچی آواز میں ہمارے کانوں میں پہنچے۔ یہ حضرت سید حامد شاہ صاحب کے عزیزوں میں سے ایک بزرگ درویش جناب سید محمد شریف صاحب کی آواز تھی۔ جو پانچ برس سے ہر روز بلا ناغہ سردی ہو یا گرمی فجر سے دو گھنٹہ قبل درویشوں کو نماز تہجد کے لئے بیدار کرنے کے لئے شعر پڑھتے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ یہ آواز سنتے ہی حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی جزاک اللہ کہتے ہوئے اپنے بستر سے نکل آئے۔ وضو کیا۔ اور باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر کے لئے مسجد مبارک میں جا پہنچے۔ آپ اب بہت ضعیف ہو چکے ہیں۔ بالعموم ہاتھ میں سونٹا لیکر چلتے ہیں۔ یوں بھی وہ اکثر بیمار رہتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود یہ ہمت کہ رات بھر جاگنے کے بعد نماز تہجد اور نماز فجر میں بھی شریک ہوئے۔ اللہ اللہ! نوجوان بھائیوں کو ان سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور نماز تہجد اور نماز باجماعت کی ادائیگی میں یہی تعہد اختیار کرنا چاہیئے۔ خدا تعالے ہمیں ایسی توفیق دے آمین۔

قادیان میں رات اور دن اسی طرح گزرے۔ بیت الدعا۔ بیت الفکر۔ بیت الریاضت۔ بیت الذکر و مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ غرضیکہ ہر مقدس مقام میں ہر وقت نفل پڑھنے والوں اور دعائیں کرنے والوں کا تانتا بندھا رہتا۔

اسی طرح بہشتی مقبرہ میں دعائیں کرنے والوں کا سلسلہ ہر فارغ وقت میں جاری رہتا۔ اس میں احمدی بہنیں بھی کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ ان مقدس مقامات پر نمازیں پڑھنے اور دعائیں کرنے میں وہ بھی مصروف رہتیں۔ تہجد کے اوقات میں بیت الفکر مستورات کے لئے مخصوص کر دیا جاتا۔ مگر وہ جب موقعہ پاتیں۔ بیت الدعا کو بھی اپنے لئے مخصوص کر لیتیں۔ اللہ تعالے ان عبادت گذاروں کی عبادت اور ان کی دعائیں قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

تہجد کیلئے بیدار کرنے کیلئے نماز تہجد سے قبل ہر رات ایک اور بزرگ درویش کی آواز بھی کان میں پڑتی۔ یہ صاحب میاں مولا بخش ہیں جو پانچ سال سے زائد عرصہ سے ہر صبح درویشوں کو

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا ۔ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا ۔ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کے الفاظ سے بیدار کرتے ہیں۔ اللہ تعالے انہیں بھی اپنے پاس سے جزائے خیر دے۔ حقیقت یہ ہے کہ انہی جیسی واجب الاحترام بزرگ ہستیوں کی وجہ سے درویشوں میں خدا تعالے کے فضل سے انابت الی اللہ کا ذوق اور شوق قائم ہے۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

امانت تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

"میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں سے امانت فنڈ تحریک جدید پر میں خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں۔ کہ امانت فنڈ تحریک جدید الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں۔ کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں"۔ (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

ضروری یادداشت:۔ امانت ذاتی اور امانت تحریک جدید دو علیحدہ علیحدہ امانتیں ہیں۔ دوست امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کراتے وقت امانت تحریک جدید کے الفاظ ضرور یاد رکھیں۔ (افسر امانت تحریک جدید)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ بمقام راولپنڈی انتقال فرما گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ اور صحابیہ تھیں۔ احباب مرحومہ کے بلندی درجات اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں

رحمت اللہ و محمد عبداللہ لاہور

درخواستہائے دعا

میری اہلیہ ہاجرہ بیگم عرصہ دراز سے بیمار چلی آرہی ہیں اور اس وقت میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے انہیں اپنے خاص فضل کے ماتحت صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

فتح محمد درویش مدینۃ المسیح

— میری والدہ صاحبہ کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں

عبدالوہاب شوکت مرزا

— میرے بھائی عبدالغفار کی کامیابی اور میرے لڑکے عبدالغفور کی بحالی صحت اور میری ہمشیرہ امۃ الرحیم کی صحت کیلئے تمام بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

عبدالستار شاہد مبلغ سلسلہ احمدیہ

— میرے بھائی محمد لسین صاحب ابن مولوی محمد عثمان صاحب لکھنوی مرحوم تو ایک سال کی ٹریننگ کے واسطے امریکہ بھیجا جا رہا ہے۔ احباب ان کی کامیابی اور بخیریت واپسی کیلئے دعا فرمائیں۔

مریم بنت مولوی محمد عثمان صاحب مرحوم لکھنوی

ولادت

خدا تعالے نے بتاریخ ۸ دسمبر کیپٹن ڈاکٹر عبدالغنی صاحب اسنادوی انچارج سول ہسپتال منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات کو پانچواں لڑکا عنایت فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے نومولود کو طویل العمر صالح اور خادم دین اور والدین اور دیگر متعلقین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین خاکسار (صوفی) خدا بخش عبد زیروی کارکن دفتر آبادی ربوہ

— اللہ تعالے نے ہمیں پانچواں بھائی عطا کیا ہے جو ملک مظفر احمد صاحب کا فرزند اور ڈاکٹر ظفر حسن صاحب کا پوتا ہے احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں

سبزہ ملک لاہور چھاؤنی بنت ملک مظفر احمد صاحب

حسب قاعدہ مذکورہ بالا ادا کی جائے۔

جو مال قرض پر فروخت کیا ہو۔ اور قرضہ کی وصولی میں کوئی خطرہ نہ ہو۔ بلکہ اس کی وصولی یقینی ہو۔ تو ایسے مال پر زکوٰۃ دینی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ مال معلق نہیں کہا جا سکتا۔ جو روپیہ آڑھت پر مال لینے والے مال بہم پہنچانے والوں کو دیتے ہیں۔ اس کا حکم بھی قرض کا حکم ہے۔

نقل فتویٰ مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تجارتی کمپنیوں کے راس المال پر خواہ اس میں نفع ہو یا نقصان زکوٰۃ واجب ہے۔ بشرطیکہ تجارتی مال اتنی قیمت کا ہو۔ جتنی قیمت کہ نصاب کے برابر ہے۔ چنانچہ تشریح الزکوٰۃ صفحہ ۳۸ میں ہے۔ "تجارتی اداروں کا مال دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک مال عمارت۔ فرنیچر اور مشینری پر لگا ہوا ہوتا ہے۔ اس مال پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ دوسری قسم کا مال وہ ہے۔ جو تجارت کے چکر میں آتا ہے۔ اس پر لازماً زکوٰۃ ہے"۔ چنانچہ سمرۃ بن جندب سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے۔ کہ ہم ہر اس چیز سے زکوٰۃ ادا کریں۔ جس کی ہم تجارت کرتے ہیں۔ (ابوداؤد بحوالہ تشریح الزکوٰۃ صفحہ ۳۸-۳۹) البتہ اگر کمپنی مقروض ہو۔ اور نقصان میں جا رہی ہو۔ تو قرض کی مقدار کے مطابق رقم تجارتی مال کی قیمت سے منہا کر دی جائیگی۔

کوریا کی جنگ جاری رہیگی

لندن ۳ جنوری۔ واشنگٹن کی اطلاعات کے مطابق جنرل آئزن ہاور اور ان کے مشیروں کو یہ یقین ہو چکا ہے۔ کہ روس اور چین کی حکومتیں کوریا کی جنگ کو غیر معین عرصہ تک جاری رکھنے کا پختہ ارادہ کر چکی ہیں۔ تاکہ امریکی فوجوں کے زیادہ تر منظم ڈویژنوں کو مشرق بعید میں ہی مصروف کار رکھا جائے۔ اس صورت حال کے پیش نظر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جنرل آئزن ہاور نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ کوریا سے امریکی ڈویژنوں کو ہٹانے کی غرض سے ان علاقوں کا دفاع کوریا کی فوجوں کے حوالے کرنے کا انتظام کیا جائے۔ اور موجودہ دفاعی لائن کے استعمال میں ایک زیادہ بہتر اور چھوٹی دفاعی لائن بنائی جائے۔ جنرل آئزن ہاور کے فوجی مشیروں کا بیان ہے۔ کہ ایسی دفاعی لائن پر قبضہ کرنے کے لئے مزید پانچ ڈویژن فوج درکار ہوگی۔ (اسٹار)

کشمیر کے بارے میں ہندوستانی رویہ کے خلاف برطانیہ کوئی کاروائی کرنے کیلئے تیار نہیں

برطانیہ ہندوستان کے خلاف کوئی اقدام کر کے ہندوستان سے بگاڑ پیدا نہیں کرنا چاہتا

لندن ۱۳ جنوری: تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے سلسلہ میں برطانیہ اور امریکہ نے حفاظتی کونسل میں جو مشترکہ قرارداد پیش کی تھی۔ وہ حفاظتی کونسل تو منظور کر چکی ہے۔ لیکن ہندوستان اپنی سابقہ روایات کے مطابق اسے مسترد کر چکا ہے کراچی کے اخبار "ڈان" نے اپنے لندنی دفتر کے حوالے سے لکھا ہے۔ کہ برطانوی حکومت ہندوستان کے انکار کے بعد آگے کوئی اور قدم اٹھانے کے لئے تیار نہیں۔ بعض اعلیٰ برطانوی افسران کا کہنا ہے۔ کہ برطانیہ اس سلسلے میں جو کچھ کر سکتا تھا کر چکا ہے۔ یعنی ہندوستان کی مخالفت کے باوجود حفاظتی کونسل میں کشمیر کی قرارداد منظور کروا چکا ہے۔ لیکن اس سے آگے اور کچھ نہیں کر سکتا۔

جہاں تک ان تجاویز کا تعلق ہے۔ کہ تنازعہ کشمیر کے پُرامن اور منصفانہ تصفیہ کے امکانات کو بچانے کے لئے اقوام متحدہ کو ہندوستان کے خلاف اقتصادی ناکہ بندی نافذ کر دینی چاہیئے۔ برطانیہ سے توقع نہیں رکھی جا سکتی۔ کہ وہ ایسی تجاویز کی حمایت کرے گا۔ کیونکہ ایشیا میں مغربی طاقتوں کے اتنے اہم سیاسی اور جنگی مفادات الجھے ہوئے ہیں۔ کہ برطانیہ ہندوستان سے بگاڑ مول نہیں لے سکتا۔

اب تو یہاں دائیں بازو کے سیاست دان اور اخبارات بھی کھلے بندوں ہندوستان کی نام نہاد امن پسندانہ اور مصالحانہ مساعی پر ہندوستان کی مدح سرائی کر رہے ہیں۔ اور یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ بھارت کو جسے ایشیا میں ایک نئی طاقت — کمیونسٹ چین — کے ظہور سے زبردست خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ سیاسی اور اقتصادی طور پر زیادہ طاقتور بنانے کے لئے پوری مدد دی جانی چاہیئے۔

برطانوی جریدہ "اکانومسٹ" نے حال ہی میں ہندوستان کے پانچ سالہ منصوبہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اس نہج پر ... [illegible] ... لیکن اس نے تنازعہ کشمیر کی طرف اشارۃً بھی ذکر نہیں کیا تھا۔

ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ کہ برطانوی مبصر بھارت کو امداد کی سفارش کرتے ہوئے کہا کرتے تھے۔ کہ اگر تنازعہ کشمیر کی وجہ سے پاکستان اور ہندوستان کی اقتصادی حالت اس طرح تباہ ہوتی رہی تو یہ ساری امداد رائیگاں جائے گی۔

اقوام متحدہ کی طرف سے ہندوستان کے خلاف سخت اقدام کی مخالفت کرنے والے برطانوی معترضین یہ کہتے ہیں۔ کہ امریکہ اور برطانیہ سے ہی ہندوستان کے اقتصادی بائیکاٹ کا مطالبہ کیوں کیا جائے۔ حالانکہ خود پاکستان ہندوستان سے اپنے تجارتی تعلقات کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔

برطانوی معترضین یہ بھی اعتراف کرتے ہیں کہ ہندوستان برطانوی مصنوعات کے بہت بڑے خریداروں میں سے ہے اور ہندوستان کے خلاف اقتصادی تعزیرات برطانوی حکومت اور برطانوی کارخانہ داروں کے مفاد کو سخت نقصان پہنچائیں گی۔ اور ممکن ہے۔ انجام کار ہندوستانی منڈیاں برطانیہ کے ہاتھ سے نکل جائیں

عراق کے عام انتخابات

لندن ۱۳ جنوری: عراقی پارلیمنٹ کے عام انتخابات ۱۷ جنوری کو ہوں گے سکا عذرات نامزدگی پیش کئے جا چکے ہیں۔ نئے انتخابات براہِ راست ہوں گے چونکہ ساری سیاسی پارٹیاں توڑ دی جا چکی ہیں۔ اس لئے سارے امیدوار اپنی ذاتی حیثیت سے انتخاب لڑیں گے متعدد امیدوار ایسے ہیں۔ جنہیں سیاست سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

پاکستانی کپاس کی برآمد کیلئے سہولتیں مہیا کی جائیں

کراچی ۱۳ جنوری: پاکستان کاٹن ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر محمد بشیر نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستانی کپاس کے متعلق ایک ایسی پائیدار پالیسی اختیار کی جائے۔ کہ دوسرے ممالک کی کپاس کے ساتھ بہ آسانی مقابلہ کیا جا سکے

آپ نے ان تمام رکاوٹوں کو دور کرنے کی اپیل کی کہ جو پاکستانی کپاس کی برآمد کی راہ میں حائل ہیں۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ پاکستان کی کپاس کے تجارتی اداروں کے نمائندوں اور سرکاری افسروں پر مشتمل وفد بیرونی ممالک کے دورے پر بھیجے جائیں۔ تاکہ کپاس کی بیرونی مارکیٹوں کا اچھی طرح سے جائزہ لیا جا سکے اور تجارتی تعلقات بڑھائے جا سکیں۔

مسٹر بشیر نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے۔ کہ بیرونی ممالک میں صرف کپاس کے مسائل سے نپٹنے کے لئے علیحدہ ٹریڈ کمشنر یا اسسٹنٹ کمشنر مقرر کئے جائیں۔

ایورسٹ پر چڑھنے والی سوئس پارٹی کے لیڈر کا بیان

جنیوا ۱۳ جنوری: ایورسٹ پر ناکام حملہ کرنے والی سوئس پارٹی کے لیڈر نے بیان کیا۔ کہ پارٹی ۲۶۵۰۰ فٹ کی بلندی تک پہنچ چکی تھی۔ اگر اس جگہ ہمارا راہبر ہلاک نہ ہو جاتا اور نئے راہبر کے سر لانے میں ہمارا وقت ضائع نہ ہوتا تو پارٹی ایورسٹ کی چوٹی پر چڑھنے میں کامیاب ہو جاتی۔ آپ نے کہا کہ ہم نے آکسیجن پیدا کرنے والے جو آلات استعمال کئے تھے۔ وہ بڑے اطمینان بخش ثابت ہوئے۔

سیاسی ملزمین پر مقدمات چلانے کا نیا مصری قانون

سزاؤں میں قومیت سے محرومی بھی شامل ہے

لندن ۳ جنوری۔ قاہرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مصر کے بعض نہایت ممتاز قدیم مدبرین اور سیاستدانوں پر بہت بڑے سیاسی مقدمات کی سماعت کا سلسلہ عنقریب شروع ہونے والا ہے۔

یہ اقدام ایک نئے قانون کے نفاذ کے نتیجہ کی بناء پر کیا جا رہا ہے۔ جس کی رو سے سابقہ حکومت کے وزراء پارلیمانی ارکان اور سرکاری عہدیداروں پر کنبہ پروری سیاسی بدعنوانی اور اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے الزامات پر سزائیں دی جائیں گی —— حکام نے اس امر پر زور دیا ہے کہ ہر اس شخص پر اس قانون کے تحت مقدمہ چلایا جائے گا۔ جس نے ایسے جرائم کا ارتکاب کیا خواہ اس کی پوزیشن کیسی بھی رہی ہو

سابق وزراء، سینیٹروں پارلیمانی ارکان اور سرکاری عہدیداروں پر کچھ الزامات یہ ہیں کہ انہوں نے سرکاری زمینوں کو غیر قانونی اور ناجائز طور پر تقسیم کیا۔ اور ایسے سودے کئے جس سے سرکاری خزانے کو نقصان برداشت کرنا پڑا

نئے قانون کے تحت ایسے مجرمین کو جو سزائیں دی جائیں گی۔ ان میں معین عرصے کے لئے سیاسی حقوق سے محرومی۔ مصری قومیت سے محرومی اور ناجائز طور پر حاصل کی ہوئی رقم کی واپسی کی سزائیں شامل ہیں۔ (راسٹار)

زرعی جاگیروں کو سرکاری قبضہ میں لے لیا گیا

قاہرہ ۱۳ دسمبر۔ زراعتی اصلاحی قانون کی ایگزیکٹو کمیٹی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ زرعی جائیدادوں کو محدود کرنے والے قانون کے مطابق حکومت نے ۱۱۱ بڑے بڑے مالکان کی جائدادوں پر سرکاری قبضے کا اعلان کر دیا ہے۔ ان میں سابق شاہ فاروق، ان کی والدہ مادام نازلی صابری، ان کی ہمشیرگان شہزادے شہزادیاں وغیرہ سبھی شامل ہیں۔

عدالتوں کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ ان جائدادوں کو فروخت وغیرہ کرنے کی اجازت نہ دی جائے کیونکہ اب یہ سرکاری ملکیت ہیں۔ (راسٹار)

...م ہو گی۔ "انکرہ" کے ڈپٹی ایجنٹ جنرل سر آرتھر دوکر یورپ میں سے فنڈ حاصل کرنے کے لئے لندن پہنچ چکے ہیں۔ (راسٹار)

مغربی برلن کو علیحدہ کرنے کی نئی تحریک

برلن ۱۳ جنوری: مغربی برلن کے تین اتحادی ہائی کمشنروں سے جو نئی شکایت کی ہے۔ اس کا یہ مطلب لیا جا رہا ہے کہ اشتراکی مغربی برلن کو علیحدہ کرنے کے لئے مزید دباؤ ڈالنے کی دھمکی دے رہے ہیں

اس شکایت میں دو ماہ قبل کا یہ مطالبہ پھر دوہرایا گیا ہے کہ "دہشت انگیزوں" کے مرکز مغربی برلن کو ختم کر دیا جائے۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہاں سے مجرموں کے ادارے اتحادیوں کی حفاظت کا فائدہ اٹھا کر روسی منطقے کے خلاف کارروائیاں اور وارداتیں کرتے ہیں۔

بیان کیا گیا ہے کہ اگر اشتراکیوں کے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو نتائج کی ذمہ داری مغربی طاقتوں پر عائد ہو گی۔

اس کے ساتھ ہی مشرقی جرمنی کے وزیر اعظم مسٹر گروٹیوول نے کھلم کھلا اعلان کر دیا ہے کہ اسلحہ بندی کو بڑھانے کے منصوبوں پر عمل کیا جائے گا۔ کیونکہ فوج رکھنا مشرقی جرمنی کا حق ہے مشرقی جرمنی کی "عوامی پولیس" اس کے علاوہ ہے جس کے تحت ۱۲۰۰۰۰ مردوں پر مشتمل فوج پہلے سے ہی مرتب ہو چکی ہے۔ (راسٹار)

جنوبی کوریا کی بحالی پر سات کروڑ ڈالر کی رقم صرف کی جائیگی

لندن ۱۳ جنوری۔ کوریا میں فوجی صورت حال کے مستحکم ہو جانے پر دو سال کی تاخیر کے بعد تباہ حال کوریا کی بحالی کے لئے سویلین لیڈر شپ کے زیر اہتمام سرگرمی سے کارروائی شروع کی جائے گی

اقوام متحدہ کی کوریا کی بحالی کی ایجنسی جو ۱۹۵۰ء میں قائم کی گئی تھی۔ اب فوجی حکام سے اس کام کا چارج لے لیگی اور آئندہ چھ ماہ کے عرصہ میں بحالی کے کاموں پر .... ڈالر کی رقم صرف کی جائے گی۔ [illegible] ضرور ...

پہلی قسط میں ... فیصد رقم امریکہ نے ادا کی ہے اور باقی ماندہ اقوام متحدہ کے دیگر رکن ممالک کو ادا کرنا ...